مکتب کی کرامت

خادم سلف محمد اسحاق بھٹیؒ

عطا محمد جنجوعہ

خادم سلف مولانا محمد اسحٰق بھٹی 15 مارچ 1925ء کو کوٹ کپورہ فرید کوٹ (مشرقی پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ دینی تعلیم حاصل کرنے کے بعد 1948ء مرکزی جمعیت اہلحدیث مغربی پاکستان کے ناظم دفتر مقرر ہوئے ایک سال بعد جماعتی جریدہ الاعتصام سے منسلک ہو گئے تو ان کے قلم نے اسلاف کی خدمات کے عطر بکھیرنا شروع کیا۔ خانگی امور کی مصروفیات میں دوست احباب کی محفلوں کی زینت بنے رہے۔ مہمانوں کی خدمت کو سعادت سمجھتے رہے۔ 90 نوے سال کی عمر کو پہنچ گئے اللہ کے فضل و کرم سے ان کا قلم رکا نہیں تھا نہیں انہوں نے ایک ہزار کے لگ مذہبی و سیاسی شخصیات کے خاکے لکھے ان کی تاریخ و سوانح پر چالیس کتب مارکیٹ میں دستیاب ہیں بڑھاپے کو پہنچ گئے قوت سماعت ذرا متاثر ہوئی۔ الحمد للہ بصارت ٹھیک تھی اخبارات و رسائل کے مطالعہ کا ذوق پورا کرتے رہے۔ دماغ تندرست و توانا رہا تادم زیست لکھنے پڑھنے سے رشتہ برقرار رہا۔ جسمانی نقاہت آ گئی لیکن محتاجی حائل نہیں ہوئی بھائی سعید کے ہمراہ غمی کے مواقع، خوشی کی تقریبات اور جماعتی پروگرام میں شرکت کرتے رہے۔ موت اٹل حقیقت ہے 22 دسمبر 2015ء کو ان کے قلم نے لکھنا چھوڑ دیا۔ احباب ان کی یاد میں لکھیں گے لیکن ان کا قلم جامد ہو گیا جماعتی احباب ''مجلوں'' میں تذکرہ کریں گے لیکن ان کی زبان ساکت ہو گئی پیغام چینل پر ہنستا، مسکراتا، پھلجڑیاں بکھیرتے ہوئے تو دیکھ سکیں گے لیکن وہ ان کی سننے اور جواب دینے کی صلاحیت سے محروم ہو گئے ہیں۔

تعزیت کے لئے حاضر ہوا۔ چند لمحے گزرنے کے برادر سعید بھٹی کا فون آیا فوراً اٹھے گلی میں سسکیوں کی آواز آئی۔ عزیزم عمار چوہدری اپنے نانا جان کو سہارا دے کر لا رہے تھے چوہدری غلام حسین تہاڑیا کی طرح سینکڑوں ساتھی اور ہزاروں مداح آنسو بہا کر غم ہلکا کرتے رہیں گے لیکن قیامت تک ملاقات نہیں کر سکتے تاہم ان کی تحریریں زندہ و تابندہ رہیں گی۔ نئی نسل

اسلاف کی دینی خدمات اور تحریکی سرگرمیوں سے آگاہ ہو کر تازہ دم ہوتی رہے گی۔ اللہ کریم انکی کاوش کو قبول فرمائے۔ صحابہ کرام محدثین، فقہاء کرام کا تذکرہ کرنے والوں کے پہلو میں جگہ عطا فرمائے۔

محترم بھٹی جی کو عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ لگاؤ تھا۔ دفتر الاعتصام میں ایک دفعہ ان کی شگفتہ باتیں سننے کا اتفاق ہوا۔ محفل برخواست ہوگئی اپنا تعارف نہیں کرایا۔ راقم نے حیات عیسیٰؑ پر قادیانی وعیسائی اعتراضات کا رد پیش کیا۔ قادیانی جریدہ ہفت روزہ لاہور نے اس پر تعاقب کیا تو آپ کی مدد سے اس کا مدلل جواب دیا راقم نے حافظ محمد دین قلمبند مفتی محمد صدیق کے حالات تلمیذ کئے اس پر حرف چند لکھوانے کے لئے ستمبر 2012ء میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ خوب تواضع کی اور قادیانیت کے رد میں عام فہم دعوتی تحریری انداز کو خوب سراہا اور حرف چند میں اس کا اظہار بھی کیا۔

''مرزائیت سے متعلق ان کے مضامین کو بالخصوص لائق مطالعہ سمجھا جاتا ہے اس موضوع کو وہ جس اسلوب میں زیر بحث لاتے ہیں وہ انہی کا حصہ ہے'' آپ نے مجھے حکم دیا جب بھی لاہور آؤ تو وقت نکال کر ملتے رہنا اس کے بعد جب بھی لاہور جاتا فون پر اطلاع کرتا وقت مقررہ پر حاضر خدمت ہوتا رہا۔ عزیزم عبدالرؤف آف جدہ کو بزرگوں کا ادب اور خدمت کا جذبہ اپنے باپ حافظ محمد دین سے ورثہ میں ملا تھا۔ وہ بھٹی جی کے مداحوں میں سے تھے ان کے حکم پر حافظ عبدالماجد نے مجھ سے فون پر رابطہ کیا کہ بھٹی جی کا خطبہ جمعہ لے کر دو۔ میں نے فون پر رابطہ کیا تو فرمانے لگے میں خطیب تو نہیں'' فوراً عرض کیا احباب جماعت اسی بہانے آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے حامی بھر لی۔ 24 جولائی 2015ء کا خطبہ جمعہ چک 23 الف جنوبی (سرگودھا) میں ارشاد فرمایا۔ سرگودھا شہر کی جماعت عرفان اللہ ثنائی کی قیادت میں ملاقات کے لئے تشریف لائی اسلاف کے حالات کا تذکرہ کرتے رہے اور آہ بھر کر کہا۔

''پہلے ہم قلت میں تھے تو آپس میں پیار و محبت تھا ایک دوسرے کے دکھ درد کے ساتھی تھے۔ جبکہ موجودہ دور میں کثرت سے ہیں لیکن باہمی الفت و یگانگت میں کمی آ گئی اس سے تو تھوڑے بہتر تھے۔''

مولانا محمد اسحٰق بھٹی قومی سیاست پر گہری نظر رکھتے تھے آپ ملی وقومی اور سماجی تحریکوں کے پس منظر سے بخوبی واقفیت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ تحریک آزادی کے موضوع پر گفتگو شروع ہوئی

تو فرمایا کہ مسلم لیگ نے اپنے کسی اجلاس میں قرارداد پیش نہیں کی کہ پاکستان بن گیا تو اس میں اسلام کے قانون کا نفاذ ہوگا۔ میں نے برجستہ عرض کیا کہ مسلم لیگ کا کونسا ایسا سیاسی جلسہ تھا جس میں سٹیج سے نعرہ نہیں گونجا پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ

برجستہ مسکرا کر کہنے لگے ہم نے بھی یہ نعرے سن کر تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا فرید کوٹ جیل میں دو دفعہ قید رہے۔ ہجرت کی صعوبتیں برداشت کیں۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی نے قافلہ حدیث کے سالاروں اور سپاہیوں کے حالات قلمبند کرتے ہوئے پیدائش، اساتذہ تلامذہ تصانیف کا تذکرہ کرنے پر اکتفانہ کرتے بلکہ موصوف کی دوران طالب علمی تدریس ودعوتی وتحریکی دور کی مشکلات، خدمات اور اہم واقعات کو اس طرح رابطہ سے بیان کرتے قاری یوں محسوس کرتا کہ وہ ان کو چلتا پھرتا دیکھ رہا ہے۔ جب تک وہ مکمل۔ پڑھ نہ لیتا اسے چین نہ آتا۔

ادارہ ثقافت اسلامیہ کی ملازمت سے علیحدگی کے بعد انہوں نے خود کو تصنیف وتالیف کے لئے وقف کر دیا۔ لیکن تنگی وبیماری کے باوجود حضرت ابو ہریرہؓ کی طرح کسی کے سامنے شکوہ نہیں کیا اور نہ ہی ہاتھ پھیلایا، ناشر صاحبان کتاب شائع کرنے کے بعد جو چند نسخے عنایت کر دیتے بھٹی جی انہیں فروخت نہ کرتے۔ بلکہ حلقہ احباب کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتے ہیں۔ عقیدہ توحید پر ثابت قدم رہے اللہ مسبب الاسباب خود حاجات پوری کر دیتا ہے۔ ان کے علمی قدر دانوں کا حلقہ پاکستان اور بیرون ملک وسیع تھا چند احباب بن مانگے آپ کی خدمت کرتے رہے وہ بھی دعا دیتے تھے ہم بھی ان کے مال اور عمل میں برکت کی دعا کرتے ہیں۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی علماء کے قدردان اور جماعتی رازوں کے امین تھے۔ طاغوتی چیلے مذہب کو بدنام کرنے کے لئے اسلام کی ترجمانی کرنے والوں کی کردار کشی کر کے معاشرہ میں رسواء کرتے رہتے ہیں۔ اختلاف فطری امر ہے مسلکی ہم آہنگی کے باوجود علماء میں نظم کے بارے تضاد رونما ہوتا رہا ہے تو بعض صاحبان کے قلم حرکت میں آتے رہے۔ اور مخالف کی بشری کمزوریوں کا پردہ فاش کرتے رہے بھٹی جی نے مرکزی جمعیت اہلحدیث سے تازیست تعلق برقرار رکھا۔ لیکن دوسری اہلحدیث تنظیموں کے علماء سے بدستور تعلق استوار رہا۔ وہ ان کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح باخبر تھے۔ لیکن انہوں نے تحریر میں کسی کی کردار کشی نہیں کی۔ متعدد بار ملاقاتیں ہوئیں جماعتی امور بھی زیر

بحث آئے لیکن انہوں نے کسی عالم کی عیب جوئی نہیں کی۔ البتہ ان کے مستحسن عمل کی داد ضرور دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک وفاقی وزیر نے مدارس اور علماء کے خلاف بیان دیا۔ تو بھٹی جی نے دیگر جرائد کی خاموش پالیسی پر افسوس کا اظہار کیا لیکن جناب بشیر انصاری صاحب کو خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے مسلم لیگ سے الحاق کے باوجود ہفت روزہ اہلحدیث کے اداریہ میں سختی سے نوٹس لیا۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی جید عالم دین مورخ، مصنف، دانش ور، ادیب نقاد اور اپنے عہد کی موبائل تاریخ تھے۔ وہ اسلاف کی سادگی، حق گوہی اور عاجزی کا مہکتا ہوا پھول تھے۔ آپ بیتی میں خوب بیان کیا۔ ''بڑے سائز کے سولہ صفحات کے اخبار (الاعتصام) کا میں خود ہی خاکروب خود ہی چپڑاسی، خود ہی کلرک، خود ہی مینجر اور خود ہی ایڈیٹر تھا یعنی ان تمام مناصب پر میں اکیلا قابض تھا۔ الحمد للہ رب تعالیٰ نے بڑی توفیق عطا فرمائی تھی۔ (ص213)

تکبر فی العلم میں مبتلا کرنا شیطانی حربہ ہے۔ اللہ کے کرم سے بھٹی جی محفوظ رہے ان میں تحمل و بردباری کی صفت قدرتی تھی لیکن عجز و انکساری کی صفت میں ان کے اساتذہ مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانیؒ، مولانا حافظ محمد محدث گوندلویؒ شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی کی تعلیم و تربیت اور مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ اور مولانا محمد حنیف ندویؒ کی رفاقت وصحبت کا کمال تھا۔

یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسمعیل کو آداب فرزندی

مولانا بھٹی جی نے اپنے اساتذہ کی تربیت وصحبت کا تذکرہ خود بیان کیا۔

''میری تربیت جن علماء کرام میں ہوئی ہے وہ نہایت اونچی شخصیتیں تھیں اور وہ بے حد معتدل مزاج تھے۔ اور اپنی بات مثبت انداز میں کرتے تھے۔ منفی نقطہ نظر سے کوسوں دور تھے۔ ان میں سے کسی نے بھی کفر وشرک، الحاد و بے دینی کے فتوے جاری نہیں کئے وہ لوگوں کو مسلمان بنانے کے خواہاں تھے اور اس کے لئے کوشاں رہتے تھے ان میں سے کسی نے نہ الحاد کی دوکان لگائی نہ یہ کفر کی تقسیم کے لئے کوشاں ہوئے نہ لوگوں کو مشرک بنانے کا دھندہ کیا نہ کسی کو جنت سے نکالنے اور جہنم میں داخل کرنے کی کوشش کی''

اللہ ذوالجلال والاکرام خادم سلف محمد اسحاق بھٹی اور ان کے اساتذہ کرام کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین